

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ئہ | نمبر ۴۳

کتابیں [illegible] ہند لوگوں کیلئے فائدہ مند ہیں

بائبل اور قرآن

من تصنیف پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب مصنف نے قرآن کی تعلیمات [illegible] کے اسباب کو ثابت کیا کہ توریت زبور [illegible] ہی۔ اس کتاب کی خوبی اس بات [illegible] ہمدردی اور محبت کی روح [illegible] دشمنی نہیں کرتا۔ یہہ کتاب [illegible] بہت مفید ہوگی۔ اس کتاب میں [illegible] دس آنے ۱۰/+

ہند میں قومیّت

یہہ کتاب ہر ایک قوم کے لئے بہت مفید ہی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہی کہ قومیّت کیا ہی اور کہ ہر ایک ملک میں کیسی حکومت ہو سکتی ہی اور کہ قومی آزادگی کن کن شرائط پر منحصر ہی۔ صفحے کتاب ۲۸۔ قیمت ۱/+

انجیلِ برناباس

من تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ۔

یہہ کتابیں [illegible] معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری [illegible] سے وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲/ +

ہدایت تیمار داراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت لہر اُردو ۸ر اور ۱۲ر + یہہ کتاب نہایت ضروری ہی ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالع کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور رہی +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۴ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے۔ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہی

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال و جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف ہیں۔ ابھی منگوائیے +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں





نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

مقدونیہ میں ترکی فوجوں کی آراستگی کر رہے ہیں اس پر بلغاریہ میں گبراہٹ کا فلینگ طاری ہے۔ ہر چند ترکوں نے نیک نیتی کا یقین دلایا۔ اور بہت تشفی دی ہے لیکن صوفیہ میں ان تشفیوں پر اعتبار نہیں کرتے۔ یقین واثق ہے کہ بلغاریہ اسبات کا مطالبہ کریگا کہ مقدونیہ سے ترکی فوجیں ہٹائی جاویں۔

اٹلی کی مہم ٹریپولی کی فوجوں کا پہلا حصہ اکتوبر وک میں تھا جنگ کی نمایاں کارروائی ہے۔

اٹلی نے قرار دیا کہ ٹریپولی کا ملک باضابطہ ملحق کرینگے یہاں مستقل فوج قلع گیر دس ہزار رکھیں گے۔

یہ بات معتبر طور پر بیان ہوئی کہ دیگر طاقتوں خصوصاً جرمنی کی کوشش دربارہ مصالحت کارگر نکلی تنکرہ ہے کہ اٹلی و ٹرکی دونوں نے مصالحت کے لئے عارضی صلح پسند کی اور مزید جنگ ملتوی کی گئی ہے۔

ٹرکی نے قبول کیا ہے کہ ٹریپولی کا قبضہ میں رہنا مشکل ہے۔ یہ ملک اٹلی سے واپس نہیں ہو سکیگا۔

اٹلی بدستور اپنی فوجیں ٹریپولی کو روانہ کر رہا ہے۔ لیکن لڑائی کا سلسلہ بند رکھینگے۔

ترکی پارلیمنٹ کے ممبران میں جنگ ٹریپولی کی پالیسی کے متعلق نااتفاقی تیز ہے۔ اتفاق معدوم ہے۔

اتفاق پارٹی چاہتی ہے کہ اٹلی سے صلح نہ کریں۔

جنگ پرور شیمیں مجلس وزارت اس کو فضول سمجھتے ہیں اتفاق پارٹی کے مخالف ممبران اُس کی روش کو ناپسند کرتے ہیں۔ اس میں صریح بدنصیبی نمایاں ہو مخالف پارٹی نے جدید مجلس وزارت کی تائید سے انکار کیا ہے۔ اتفاق پارٹی بھی مجلس کی حامی نہیں ہے۔

جمعرات کو ۱۰ ہزار اٹالین فوج ٹریپولی میں اتاری گئی۔ اب وہاں ۲۲ ہزار فوج جمع ہو گئی ہے۔

اس کے علاوہ اور ۱۵ ہزار فوج جلدی پہونچنیوالی ہے اور دوسری خبر ہے کہ ٹریپولی میں شکایت ہیضہ ہے۔

پارلیمنٹ ترکی نے یورپ کی روش پر اعتراض کیا۔ جس سے اٹلی کو چھاپا مارنے کی جرات ہوئی ہو۔

اٹلی نے چار ہوائی جہاز بھی ٹریپولی کو بھیجے تمام سامان سے آراستہ ہیں۔ وہ لڑائی میں کام کرینگے۔ اگر ضرورت ہوگی تو آسمانی جہازوں میں اُڑ کر دشمن کی فوجوں پر بم کے گولے برسائیں گے۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے غیر طاقتوں کو لکھا کہ لڑائی روکی جاوے۔ لیکن نتیجہ اب تک خاطر خواہ نہیں پایا گیا ہے۔

ٹریپولی کے اٹالین قبضہ کی بابت باب عالی کی فریادوں کے جواب غیر طاقتوں سے موصول ہوئے۔

دو گونا گوں ہیں بعض کے نزدیک مصالحت کی کوشش بے بنیاد ہے۔ جبکہ ٹرکی ٹریپولی پر اپنے قبضہ کے حقوق پر زور دیتا ہے۔ دوسروں نے لکھا ہے اگر صلح ہی منظور ہے تو ٹرکی کو لازم ہے کہ اس کی تجویز باضابطہ طور پر اُس کے پیش کرے۔

بادشاہ اٹلی نے ٹریپولی کو فتح کر لیا ہے اور اپنا جھنڈا قلعہ سلطانیا پر استادہ کر دیا ہے۔

بنگال کے لاٹ صاحب سر اڈی بیکر نے اپنے بچے کی بیماری کی وجہ سے استعفا داخل کر دیا ہے۔

برٹش گورنمنٹ کے پاس ۵۵۰۰۰ اونٹ اپنے ہیں۔

آرمی سٹاف حبشیوں نے دریافت کیا ہے کہ گھوڑوں کی ۲۰ قسم کی مختلف آوازیں ہیں جو ہر ایک علیحدہ علیحدہ مطلب رکھتی ہیں۔

یورپین طاقتیں باب عالی کو سمجھا رہی ہیں کہ جنگ میں نقصان ہوگا مقابلہ کرنے کا موقعہ نہیں ہے۔

برٹش فوج کا خیال ہے کہ گشت دنوں کے بعد فیصلہ ہوگا افسوس کہ اس سے پہلے فیصلہ ناممکن ہے۔

ساحل شلٹ پر پانچ آگبوٹ اور ۸ کشتیاں ٹوٹ گئیں بہت آدمی بھی غرق ہو گئے۔

ساحل جیم پر بھی اگیر کشتیاں غرق۔ ساحل ٹوڈو رفٹ پر ۴ دریائی جہاز بھی تباہ ہو گئے۔

تار کی بہار

اٹلی نے شہر طرابلس پر تمام و کمال قبضہ کر لیا ہے اور بغیر اندرون ملک میں بڑھنے کے خوشی سے آکر اپنا ایک گورنر بھی مقرر کر لیا ہے۔ ترکوں نے ساحل قلعہ سے پہلے تو مدافعت کی کوشش کی تھی۔ مگر پھر بھاگ نکلے اور تمام ساحل ٹریپولی پر اٹلی قابض ہوتا جاتا ہے۔

ترکوں نے تین دفعہ اچانک رات کو اٹلی پر شب خون مارنے کا ارادہ کیا مگر اٹلی والے ہوشیار تھے۔ اسلئے ترکوں کو پسپا ہونا پڑا۔ مگر دیکھنے کے لائق یہ ہے کہ شب خون تو خشکی پر مارا کرتے ہیں نہ کہ جہازوں پر پس اس شب خون کے کیا معنے ہیں؟

ترک دول یورپ سے اپیلیں پر اپیلیں کر رہے ہیں کہ دول عظام درمیان میں پڑکر اٹلی کو اس بے جا دستبرد سے باز رکھیں۔ مگر یورپ بھر میں کیا دنیا بھر میں لوگ ٹرکی کی اس بے محل تہذیب پر ہنس رہے ہیں۔

ٹرکی نے بحیرہ روم وغیرہ میں ان جہازوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا ہے جن پر کوئی سامان اٹلی کے لئے لدا ہو۔ اور ایسے سامان کی فہرست بھی شایع کر دی ہے جس میں گیہوں بھی شامل رکھا ہے۔ جس پر روس وغیرہ نے اعتراض کیا ہے۔ اور ٹرکی بھی نرم ہو گیا ہے۔ مگر اس وقت تک وہ تمام جہازات رُکے پڑے ہیں جن پر گیہوں لدا ہوا ہے اور وہ مال ٹرکی کے لئے بار ہے۔

ٹرکی اپنی چالیس ہزار ترکی فوجیں ٹریپولی کی طرف روانہ کر رہا ہے۔ جو غالباً براہ مصر ٹریپولی جائینگی کیونکہ مصر سلسلہ طبیعہ ٹرکی کا زیر اثر ہے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

ملک جاپان میں گذشتہ سال میں ۵۰۳۲۹ بالغوں کو بپتسمہ ہوئے۔ اس ملک میں ۶۴۰۵ کلیسیائی ہیں۔ ان میں سے ۱۶۲ اسیلف سپورٹ ہیں اور شرکا کا شمار ۶۵۶۰۸ ہے۔

سب سے پرانا بپٹسٹ مشن کا پادری دنیا میں ہاں یہی ایرن ایڈمرڈوز نارکوٹ صاحب ہیں۔ جن کی عمر ۹۶ سال کی ہے۔ مگر اب تک وہ بڑے مضبوط قوی ہیکل معلوم ہوتے ہیں۔ صاحب موصوف نے سنہ ۱۸۳۱ء میں خادم دین کا درجہ اختیار کیا تھا اور اب اس خدمت کو انجام دیتے ہوئے ۷۰ سال ہو گئے ہیں۔

ملک جاپان میں مسیحی کتابوں کے پڑھنے کا شوق روز افزوں ہے۔ جسکا نتیجہ تسلی بخش ہے۔

اٹلی کا ایک مکمل بیڑہ جہازات جس میں ساٹھ کروزر اور دوسرے جہازات شامل ہیں مع بے شمار تارپیڈو کشتیوں کے ٹریپولی کو جا رہا ہے۔ اس کیساتھ برٹش اور جاپان وغیرہ کے اماشی بھی موجود ہیں۔ یہ بیڑہ رات کو اپنی بتیاں گُل کر کے چلتا ہے کہ ترکوں کو خبر نہ ہووے۔ اور اس کی طوالت پانچ میل تک کہی جاتی ہے۔

روئٹر ایجنسی کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ کل پونے دو بجے رات کے ترپولی میں ترکوں نے اطالیہ کے ایک تھانہ پر جو چاہات تو بلیانہ کی حفاظت پر مقرر تھا حملہ کیا۔ نصف گھنٹہ کی آتشبازی کے بعد ترک لوگ ہٹا دیئے گئے اور وہ اپنے مقتولین و مجروحین کو صندوقوں کے چھوڑ گئے۔

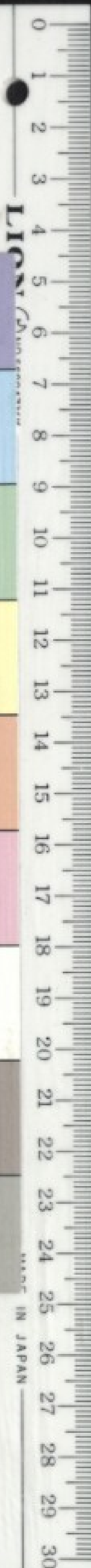
اڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۶

اگرچہ اپنے عالی مراتب اور شان والا کو چھوڑ کر ادنی طبقے میں ذی گریڈ ہو جانا ایک بڑی افضل قسم کی ایثار نفسی ہے۔ مگر اس کے علاوہ اس عجیب انسان میں وہ وہ خوبیاں اور اعلے فضائل پائے گئے۔ کہ جس میں اس قسم کی ایثار نفسی پائی جاتی ہے کہ جس کا نمونہ عوام الناس میں تو کیا بلکہ خاص الخاص دنیا کے رشیوں بڑے منیوں اور ریفارمروں اور نبیوں میں بھی نہیں پایا جاتا اسلئے اسکو ایک ایسا نام سمجھتا گیا جو سب سے بلند اور بالا ہے اور اس کو وہ بڑی ذمہ داری کا کام ملا کہ جس پر جہان کی خلصی منحصر ہے وہ دنیا کا بچانیوالا اور شفیع بنا اور جس وجہ آسمان سے آواز آتی رہی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے جس سے کہ میں راضی ہوں۔ اگر ہم اس کی تمام خوبیوں کو بیان کرنا شروع کریں۔ تو یہ مضمون بہت طول پکڑ جائیگا پر ہم چند ایک باتوں کا بیان ناظرین نور افشاں کے سامنے پیش کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

آجکل مذہبی چھیڑ چھاڑ اور فرقہ بندی نے تعصب اور ضد کو یہاں تک بڑھا دیا ہے کہ ایک مذہب والا دوسرے مذہب پر بُری طرح سے حملے کرتا ہے اور حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ کھلم کھلا گالیوں پر اُتر آتے ہیں۔ ہندو اور مسلمانوں کے اخبارات کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ اس کی نسبت اخبار عام مطبوعہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء میں "رفع شکایت" کے عنوان کے



ہیئے ذیل کے فقرے غور طلب ہیں یا بخشش آزاد صاحب ہیں کسی کے مذہبی رسوم کا تا نو نا کوئی مزاحم نہیں ہو سکتا مگر یہ سخت تعصب کا برا ہو کہ ایک مذہب والا دوسرے مذاہب کی آزادی کو اپنے مذہب کی بربادی سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اگر فلاں اہل مذہب کو اپنے مذہبی رسوم بجا لانے میں آزادی ہے تو ہم بھی اس کی مزاحمت و مخالفت میں آزاد ہیں ورنہ ہماری آزادی گویا سلب ہو گئی۔ پس دونوں کے تعصب اور ضد سے آپس بابہن کو فتنں کا مزہ آجاتا ہے اور خوب ٹھنی ہے۔ اکثر دفعہ یہ معاملہ یہاں تک طول پکڑ گیا ہے کہ آخر کار گورنمنٹ کو اس کا نوٹس لینا پڑا ہے۔ اور تمام اخبارات کو جن میں اس قسم کے مضامین شایع ہوا کرتے ہیں۔ متنبہ کیا گیا ہے کہ ایسے وطیرے سے پرہیز کیا جاوے۔ کہ آپس کی رنجش کا موقعہ ہو۔ اس لئے اب ضرور چاہئے کہ تمام ایسی تجاویز سے جو نفاق کے پھیلانے والی ہیں قطعی پرہیز کیا جاوے۔ جو نہ صرف موجودہ گورنمنٹ کے حسب منشا ہو گا۔ بلکہ ہمارے فرائض خلق اللہ کے حق میں بخوبی پورے ہونگے جو خدا کے حکموں کی دوسری غرض ہے۔ امید ہے کہ ہمارے معاصرین آئندہ کو اس معاملہ میں بڑی احتیاط کو کام میں لاوینگے۔ اور ایسے مضامین کو جن میں نفاق اور دشمنی کی بو ہو ہرگز ہرگز شایع نہ کرینگے۔

ذات پات کے متعلق ہمعصر افغان پشاور کا ذیل کا بیان قابل غور ہے۔

محمد اکے نزدیک وہی بڑے حسب نسب والا اور اچھی ذات کا ہے جو احکام شریعت کو بہتر کی لکیر سمجھے قومیت پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ مثلاً جناب منصور رحمت اللہ علیہ نداف تھے۔ ان کی ابدی نسب کا یقین کریں تو سب سے بہتر تھے۔ اور اللہ کے نزدیک سمجھے گئے۔ ایسی اور بہت سی مثالیں ہیں جن سے علاوہ احادیث و تفاسیر کے اور بہت سی کتب بھری پڑی ہیں۔ اگر سرسری نظر سے بھی غور کیا جاوے تو ہر گز کبھی خیال نہ گذرے کہ ذات و نیومی زندگی یا ابدی میں کوئی ایسی شئے ہے جو عیب اور غریب ثابت ہو کہ جبتک ذاتی کمالات اور حسنہ عادات مقبول و بارگاہ الٰہی پیدا نہ ہوں۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ شیخ۔ سید۔ مغل پٹھان۔ نداف۔ سبزی فروش۔ قصاب۔ امیر۔ غریب۔ انبیاء۔ اولیاء۔ غوث قطب۔ نیک و بد۔ کافر مسلمان۔ سب آدمی حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا۔ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ جب ایک ہی ماں باپ ہے تو سب ایک جنس ہیں۔ ذات پات کی خصوصیت نہیں رہی پیشہ وری سو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے کپڑا بنا ہے۔ فی زمانہ یہ کمین پیشہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارے نبی ہمارے سب کے باپ نے یہ اختیار کیا اور اس کی خوبی قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اب جب کوئی ایسے پیشہ پر طعن کرتا ہے اچھا نہیں کرتا۔ جس کے لئے رسول صلعم نے فرمایا۔ الکاسب حبیب اللّٰہ۔ یعنے کسب کرنے والا دوست اللہ کا ہے۔ اور کپڑے کی زندہ اور مردہ ہر دو کو ازحد ضرورت رہتی ہے ستر پوشی بہت پاک پیشہ ہے۔ جس کو بلحاظ تبرکات نوربافت تعبیر کیا گیا۔ الغرض جتنے پیشے اس وقت حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اور جو ذلتیں قرار دی جاچکی ہیں۔ انہیں سے اکثر پیغمبروں و صحابہ کرام اور اولیاء عظام بزرگان مذہب نے اختیار کئے اور انہی سے ابتدا ہوئی۔"

---

۲۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو شام کے وقت ۷ بجے مسٹر چارلس گورنگ ناتھ صاحب بی اے ایل۔ ایل بی پرنسپل لا کالج لاہور چند دنوں کی علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ صاحب مرحوم بزرگ و مشہور جالندھر کے پادری گولک ناتھ صاحب کے صاحبزادے تھے جو پنجاب کے نامی گرامی مسیحی خادم تھے۔ یہ خاندان خدا کے فضل سے مسیحیوں میں جائے فخر ہے۔ مسٹر چارلس گولک ناتھ صاحب بڑی خوبی کے آدمی تھے۔ جن کی یاد پنجاب میں دیر تک رہیگی۔ بہت سے کاموں میں آپ کا حصہ تھا۔ آپ لا کالج کے پرنسپل تھے جو ایک بڑا بھاری کام تھا اور دیال سنگھ کالج کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے پریذیڈنٹ تھے اور ٹربیون ٹرسٹ اور دیال سنگھ لائبریری ٹرسٹ کے بھی ممبر تھے۔ اور وہ لوکل وائی۔ ایم سی۔ اے کے بورڈ آف ڈائرکٹرس کے پریذیڈنٹ بھی تھے۔ وہ یونیورسٹی کے فیلو اور لا فیکلٹی کے سکرٹری بھی تھے۔ اور ان تمام کاموں کو وہ بڑی خوبی سے انجام دیتے تھے۔ آپ عمر بھر مجرد رہے۔ ایسے عالم۔ فاضل اور لایق و فایق شخص کا انتقال کرنا کل قوم کیلئے ایک سخت صدمہ ہے ہم اس معزز خاندان کے ساتھ ان کے اس بڑے دلخراش واقعہ پر دل سے ہمدرد ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کو ایسے نازک وقت میں اپنی تسلی اور اطمینان بخشے۔

ہمعصر پاینیر بحوالہ انگلشمین رقمطراز ہے کہ دہلی دربار کی نمائش کے وقت ملک جاپان کی خوبصورت اشیاء مثلاً لالٹین۔ طاقیوں کے پردے اور بہت سی چیزیں جاپانی ساخت کی نمائشگاہ دہلی میں رکھی جاوینگی۔ کیسی کئی ہزار لالٹینیں اور دیگر اشیا سیدھی جاپان سے منگوائی گی۔ جس کا انتظام کسی جاپانی فرم کے ساتھ ٹھیکہ میں ہوگا۔

محکمہ ڈاکخانہ نے پورے پیمانہ کا ایک نیا کارڈ بنایا ہے جس پر کہ نیلے رنگ کا ایک پیسہ والا ٹکٹ ہوگا۔

دینی سوال جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

حقیقت حال تو یوں ہے کہ ان تمام اقوام نے ہرگز ہرگز پیش قدمی نہیں کی بلکہ تمام جنگ وجدل کے ذمہ دار مسلمان ہی تھے۔ ورنہ ایڈیٹر صاحب واقعات کی بنا پر کامل ثبوت دیں کہ فلاں فلاں وقت ہماں قوموں نے از خود چیرہ دستیاں کی تھیں۔ ورنہ بشرط فرصت ہم دکھلا دینگے کہ کس طرح سے اہل اسلام نے شروع ہی سے اسلام کی اشاعت کے لئے تمام اقوام کو دعوتیں دے دے کر خود جنگ پر آمادہ کیا تھا۔

قولہ۔ ہمارے ان مہربانوں نے اسلام کے بے شمار دشمنوں کی زیادتیوں پر ذرا توجہ نہیں کی لیکن مسلمانوں نے اگر دینی حفاظت کا تھوڑا سا بھی سامان کیا ہے تو اس پر صرف مفصل نکتہ چینی ہی نہیں کی۔ بلکہ غلط بیانی کر کے ان مدافعت کی تمبیر کو زیادتی کا جامہ پہنا دیا ہے۔

اقول۔ جناب زیادتی کا جامہ معترضوں نے نہیں پہنایا بلکہ واقعات صاف صاف روشنی ڈال رہے ہیں کہ زیادتی ہوئی خونریزی ہوئی ظلم ہوا ان واقعات کی بنا پر معترضین کے اقوال مبنی ہیں۔ اور تعجب ہے کہ آپ صرف اپنے قول سے تمام واقعات کی صفائی کر رہے ہو۔ خود حفاظت کا فعل اور ظلم وجبر کے کام بالکل علیحدہ علیحدہ صاف ہیں۔ جو فوراً معلوم کئے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب براہ مہربانی ہم کو خود حفاظتی کے حملوں اور جنگوں کی مکمل فہرست بنا کر دکھلا دیں تو پھر ہم انکو اسکے جواب میں زیادتیوں کا ثبوت دینگے۔ باقی آئندہ

اقتباس

ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے۔

ایک شخص نے اپنا اور اپنے پڑوسی کا قصہ یوں بیان کیا کہ میرے پڑوسی کا مکان بڑا اور اُس کے متصل ایک خوبصورت باغیچہ لگا ہوا تھا۔ اُس میرے پڑوسی کو پھول اور باغ کا بڑا ہی شوق تھا۔ اور مجھ کو مرغیوں کا بڑا شوق تھا۔ میں اپنی مرغیوں کو اکثر بند ہی رکھتا تھا۔ ایک دن میں نے یہ خیال کیا کہ یہ بیچاری مرغیاں رات دن بند ہی رہتی ہیں۔ اگر ان کو کھولدوں اور چرنے چگنے دوں تو خوب فربہ ہو جاویں گی۔ اور تندرست رہینگی۔ یہ سوچ کر سب مرغیوں کے پر کاٹ دیئے۔ اور اُن کو اپنے مکان کے احاطہ میں چھوڑ دیا۔ ا پانچ دن چپ چاپ گذرے۔ ایک روز جب باہر سے میں گھر واپس آیا تو سنا کہ میرے پڑوسی نے کئی مرغیاں مار ڈالیں اور مجھ سے نہایت ہی خفا ہے اور ان مری ہوئی مرغیوں کو میرے ہی احاطہ میں پھینک دیا تاکہ میں دیکھوں۔ یہ کل حال سُنکر اور اپنی مرغیوں کو دیکھکر کہ میرے شوق کی چیزوں کے ساتھ میرے پڑوسی نے یہ برا سلوک کیا۔ میں بڑے طیش میں آیا اور ارادہ کیا کہ اس سے جاکر خوب لڑوں۔ یا عدالت میں لے جاؤں کسی نہ کسی صورت سے اس سے بدلا لوں۔ پر میں بھوکھا اس قدر تھا کہ گفتگو کرنے کی تاب نہ رکھتا تھا۔ فوراً کھانا کھانے بیٹھ گیا۔ اس عرصہ میں میرا غصہ دھیما ہو گیا۔ میں سوچنے لگا کہ کیا ایسی خفیف چیز کے لئے اپنے پڑوسی سے فساد کروں۔ اور اپنا دشمن بناؤں۔ کھانے سے فارغ ہوا اپنے پڑوسی کے پاس گیا۔ اُس وقت وہ اپنے باغ میں تھا۔ اور میری مرغیوں کے پیچھے ڈنڈا لئے اس کو مارنے کی فکر میں تھا۔ جونہیں میں اس کے پاس پہونچا اور سلام کیا وہ مجھ سے مخاطب ہوا۔ اُس وقت اُس کا چہرہ غصے کے مارے سُرخ تھا۔ بڑی کرخت آواز سے کہنے لگا کہ تم نے میرا بڑا نقصان کیا اگر میرا بس چلے تو میں تمہاری مرغیاں ایک ایک کر کے مار ڈالوں ان کمبختوں نے میرا تمام باغ غارت کر ڈالا۔ میں نے اُس کے جواب میں آہستگی سے کہا کہ میرے عزیز پڑوسی ان مرغیوں کے پالنے میں میں آپ کو ہرگز نقصان پہونچانا نہیں چاہتا تھا۔ پر اب مجھکو معلوم ہوا کہ مرغیوں کے کھولدینے میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی اب چاہتا ہوں کہ آپ سے معافی حاصل کروں اور جو نقصان آپ کا ہوا ہے اس سے دوگنا یا آپ کی مرضی کے موافق چوگنا دینے پر راضی ہوں۔ پر آپ کے اور اپنے درمیان جو اُنس آپس ہے اُسکو توڑنا نہیں چاہتا۔ میری یہ باتیں سُنکر میرا پڑوسی حیرت میں آیا اور سر سے پاؤں تک مجھے دیکھنے لگا اور پھر اس ڈنڈے کو جس سے وہ میری مرغی کو مارنا چاہتا تھا الگ کر کے اور خاموش کھڑا رہا۔ اور اُس کی یہ حالت دیکھکر میں نے دوبارہ کہا کہ آپ فرمایئے کیا نقصان ہوا میں نے آپ ہی کے اوپر چھوڑا ہے جو کچھ آپ کہیں گے میں دینے کو خوشی سے راضی ہوں۔ میری یہ آرزو ہرگز نہیں کہ میں اپنے پڑوسی کی اُلفت کا رشتہ کسی ذرا سی بات کیلئے توڑ دوں اور خفگی کو کام میں لاؤں۔ مُرغی تو ایک ادنے سی چیز ہے۔ میرا پڑوسی میری باتیں سنکر پشیمان ہوا۔ اور کہا کہ میں سخت احمق ہوں میرا کوئی ایسا نقصان تمہاری مرغیوں نے نہیں کیا کہ جس کا میں آپ سے معاوضہ لوں غرض دونوں ہمسائے خوشی خوشی بغلگیر ہوئے اور اپنے اپنے مکانکو چلے گئے۔ اور پھر اُس دن سے کبھی کوئی نفاق کی صورت اُن دونوں کے درمیان حال نہ ہوئی۔ غصہ اگر شیر نہیں پر شیر سے زیادہ خوفناک ہے

مراسلات

ثالث مسلمان

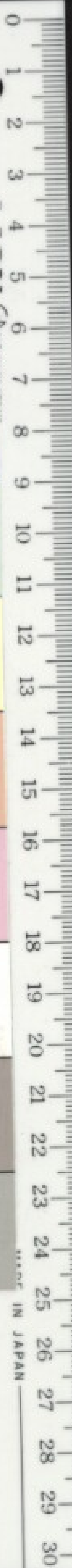
بر ریویو تقویۃ الایمان

۲۰ ستمبر ۱۹۱۱ء کو ایک اخبار "مسلمان" امرتسر سے جو کہ بھنشدار زیبا ڈیٹری مولوی ثناء اللہ صاحب شائع ہوتا ہے نکلا جس میں ایک ریویو تقویۃ الایمان پر لکھا ہوا تھا۔ تقویۃ الایمان ایک چھوٹا سا رسالہ پادری "ٹامس ہاول" صاحب نے تصنیف کیا ہے۔ جس میں مسیحی ایمان اور عقیدہ کا اظہار کیا گیا۔ راقم نیازمند کے مطالعہ سے گذرا اور ازاں بعد ریویو بھی کمترین نے پڑھا۔ اخبار کے نامہ نگار نے رسالہ پر پوری طور پر نظر نہیں کی ایسا معلوم ہوتا کہ سطحی طور پر انہوں نے ایک آدھ دلیل عقلی اور ایک آدھ نقلی پیدا کرنے سعی فرمائی۔ ریویو کے پڑھنے سے مجھے تو از حد ہنسی آئی کہ ایسے واقف مولوی نے پادری کے مرقومہ دلائل میں سے کسی کو بھی چھوا تک نہیں۔ اور ریویو لکھنے بیٹھ گئے اور تقریظ میں نہ تو مسطورہ فی الکتاب کے دلائل میں سے کسی ایک دلیل کو اول سے آخر تک نقل فرمایا۔ بجائے نقل کے اُس کا منہ سر ہی بگاڑ ڈالا۔ اگر دلیل کا سر ہے تو ٹانگ ندارد اور ٹانگ ہے تو سر ندارد۔ الغرض کچھ ایسا پس و پیش کیا کہ ناظرین کی آنکھوں میں خاک کی مٹھی ڈالدی اور نکل گئے۔

مولوی صاحب ایسی صریح خیانت کے ملزم ہونگے کہ جس سے گریز عند اللہ ناممکن ہے۔ مولوی صاحب ذرا خیال فرماویں کہ نتیجہ کو غلط ثابت کرنا اور مدار نتیجہ کے مقدمات سے آنکھ پھیر کر نکلجانا ربانی عالموں کا کام ہے یا کسی اور کا؟ مولوی صاحب مدعی کے تمہیدی مقدمات کو نتیجہ کے باطل کرنے سے پہلے غلط کرنا چاہیئے۔ یا اصل دلیل نتیجہ پر ہی چوٹ کی جاتی ہے؟ ذرا عقل اور داد کو کام میں لا کر فرماویں کہ یہ کون سی مناظرہ دانی کا اصول ہے؟ ہاں یہ کہا جاوے کہ بغیر گشتی گھر میں ہی رستم ہیں تو شاید۔ اب میں ذرا ناظرین اور مذہبی باتوں سے دلچسپی رکھنے والوں کی خاطر پادری صاحب کی تمہیدی تقریر کو مختصراً نقل کرتا ہوں تا کہ ناظرین خود ہی انصاف فرماویں کہ مولوی صاحب نے تقریظ کے وقت ان کا مطلق خیال تک نہیں فرمایا اور ناحق مسلمان اخبار کے کالم سیاہ کر ڈالے۔ معزز پادری نے ایسے مذہبی خیالات سے مسیحی عقیدہ کا اظہار فرمایا اور تقریباً آپ نے سارے رسالہ میں معانی معقولہ کو امثال محسوسہ کے سانچے میں ڈھالا گر کسی مسلمان مولوی کے محمدی عالم سے اگر توحید ذات الٰہی کا ثبوت مانگا جاوے تو شاید کچھ بھی نہ سمجھا سکے کیونکہ اُن کے نزدیک خدا کچھ ایسا گول مول اور تاریک ہے جو نہ علم اور نہ ادراک انسانی میں آ سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن میں ہے۔ لیس کمثلہ شئ (ترجمہ) اُس کی مانند کوئی چیز نہیں۔ اور چیز کے معنے علم عقائد۔ اور اسلامی فلسفہ میں بالعلم عنہ اور ساتجربہ کے ہیں۔ (ترجمہ) جس سے کچھ علم ہو یعنی جس کا ہم کو کچھ علم ہو۔ اور جس سے ہم کسی کو واقف اور خبر دے سکیں۔ پس قرآنی لحاظ سے خدا نہ خود کچھ چیز ہوا اور نہ ہی خدا کے مانند دوسری کوئی چیز مشابہ ہو سکتی ہے۔ اب خدا ہوا تو کیا ہوا؟ قرآنی بیان سے صاف معلوم ہوا کہ ایک عدمی مفہوم ہے جو علم اور ادراک میں آ سکتا۔ مگر مسیحی عقیدہ کے مطابق یا اس سے جو معزز پادری نے اپنے رسالہ تقویۃ الایمان میں ارقام فرمایا ہے۔ مندرجہ ذیل بدیہی باتوں کو خیال رکھ کر انبیت کے تجسم کو صاف فرمایا۔ جیسا کہ کمترین نے عرض کیا ہے کہ پادری صاحب موصوف نے مسیحی ایمان کو امثال اور صور محسوسہ کے پیرایہ میں ڈھال کر نہ صرف مسیحیوں کے لئے ہی راستہ صاف کیا۔ بلکہ دیگر مذاہب کے معترضین پر اتمام حجت کی۔ پادری صاحب نے تجسم کے مسئلہ ثابت کرنے سے پہلے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے ذاتی علم اور تجربہ کاری کا مدار توانین فطرت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جسم اور روح کا باہمی اتصال ہے اور ثابت کیا کہ اس سے دنیا بھر کے افراد باخبر ہیں بلکہ یہ کلی قانون الٰہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص میں دو متفرق ماہیتوں کا ملاپ ہے۔ جو تمام اوصاف اور خواص کا مظہر ہے۔ کیا مولوی صاحب جناب کو ایسی بدیہی بات سے بھی ضد تھی کہ آپ نے اس سے چشم پوشی فرمائی اور اعلے سماحت کا ثبوت دیا۔ ازاں بعد پادری صاحب نے قریب الفہم اور مبنی بر صراحت بات لکھی کہ جسم مادی اور روح غیر مادی جسم فانی اور روح غیر فانی۔ دانائی اور اقبال اختیار یہ سب کے سب روح کے اوصاف ذاتی ہیں جسم کا اس میں قطعی علاقہ ندارد اور پھر انسان کی کوائف کا یہ حال بتایا گیا کہ انسان ہر دو مجموعہ کا انسان ہے جس میں حواس خیال اور بانی الفت بھی ہے۔ روح اور جسم کی باہمی تمیز میں قطعاً گڑبڑ نہیں ہوتی کبھی روح تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی سی ہوئی۔ اور نہ مٹتی ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی قاتل ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی خاصیتوں میں جداگانہ ہیں۔ مثلاً جسم کی خاصیتیں۔ لمبا پست۔ بیمار تندرست۔ خوبصورت بدصورت۔ روح کے خواص عقلمند ہوشیار۔ نیک۔ بد۔ خیرخواہ۔ عالم۔ توبہ کرنے ایمان لانے والا مولوی صاحب یہ بھی ایک بدیہی امور ہیں جن سے آپ نے چشم پوشی اختیار فرمائی۔ اور بوقت تقریظ جناب نے توجہ تک نہیں کی۔ یا اگر کی تو بدیہی امور سے انکار فرمایا جو کہ حق پسند اور آپ جیسے عالم

سے ایک نازیبا بات ہے۔ ہر ایک فیلسوفی دماغ یہ سمجھ سکتا ہے کہ انسانی شخصیت کا مدار جسم اور روح کے باہمی ملاپ کا نام ہے یہ نہیں کہ جسم اور روح تو ہیں۔ مگر آپس میں صفات اور خواص کا ملاپ نہ ہو۔ پھر مولوی صاحب انسانی شخصیت کے مفہوم کے سمجھنے میں مذکورہ بالا چیزوں کو ملحوظ کیا جاتا ہے۔ تو پھر نامعلوم کہ آپ قوانین قدرت اور اصول فطرت کو برکنار رکھ کر تجسم الوہیت مسیح پر کیوں معترضانہ تقریظ اور ریویو فرماتے ہیں۔ پھر جبکہ مادی اور غیر مادی چیزوں کے ملاپ سے ایک شخصی مفہوم سمجھا جاتا ہے تو کیا وجہ کہ الٰہی اوصاف انسانی اوصاف سے ملکر ایک شخصیت قائم نہ ہو جائے۔ جبکہ جسم کو جسم اس کے اپنے ہی اوصاف سے کہتے ہیں۔ اور روح کا تعارف یا اس کی شناخت اس کے اپنے اوصاف سے ہے جیسے بھوک پیاس جسم کے اوصاف ہیں۔ علی ہذالقیاس توجہ کرنا ایمان لانا۔ خیال کرنا اور ادراک فہم وغیرہ روح کے ذاتی صفات ہیں۔ غیر جسم کے اوصاف مثلاً ہضم کرنا خوراک کا اور جسم میں غذا ان صفات سے جسم علیحدہ اور روح علیحدہ ہیں۔ اور بعض صفات مشترک ہیں جیسے بڑھنا گھٹنا وغیرہ باوجود شراکت ایک نہیں۔ اور ایک ہیں بھی علی ہذالقیاس انسانی شرافت اور عزت دیگر حیوانوں سے۔ روح کے وسیلے سے ہی ہے۔ کیونکہ ادراک یعنی ناطق ہونا اور خیالی و غیر مادی اشیاء کے یہ اوصاف قطعاً نہیں بن سکتے۔ اور نہ ہی دونوں کے ملاپ سے کسی میں کمی واقع ہو سکتی ہے اور اسی شرافت اور عزت کے باعث جلال والے بدن سے آراستگی جائیگی۔ مولوی صاحب جبکہ انسانی شخصیت میں دو متفرق مفہوم ہیں جو کہ مشاہدے سے ہم کو معلوم ہو رہا ہے جس میں انکار اور اصرار کی گنجائش نہیں۔ تو پھر خداوند مسیح میں دو متفرق ذاتوں کے ماننے یعنی (الوہیت اور انسانیت) سے کیوں پہلوتہی۔ اور اصرار پر اصرار اور انکار پر انکار ہے۔ کیا بدیہی اصول پر پادری صاحب کا کہنا کہ جس انسان کی بناوٹ میں روح و بدن کی پیوستگی خداوند مسیح کی شخصیت میں الوہیت و انسانیت کی پیوستگی کا نشان ہے۔ آپ کو درد زہ کا کام دے گیا اور بنا بریں اصول پادری صاحب کا قول جبکہ اس جہان کی مخلوقات میں سے صرف انسان ہی خدا کا خیال کر سکتا ہے تو اس سے پختہ دلیل نکل سکتی ہے کہ انسان ہی وہ مخلوق جو خدا کا مشابہ ہو اور خدا کا بھی کسی قدر انسان کے مشابہ ہونا خدا کے کلام سے ثابت ہوتا ہے۔ ناگوار سا معلوم ہوا اور دیدہ و دانستہ نظر انداز کیا۔ ہاں خدا خدا کرکے ایک نکما اور غایت درجہ کا پھیکا سوال کرکے اپنی منطق دانی کا ثبوت دیا۔ اگرچہ اس سوال کے مخاطب نہ تو اصل مصنف ہیں۔ اور نہ ہی کوئی اور بلکہ پادری جوالا سنگھ صاحب بریلوی ہیں۔ اگرچہ مولوی صاحب موصوف نے یہ بھی اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ جب تک مصنف زندہ ہے وہ خود اس کا ذمہ وار ہے۔ آگے چلکر پھر مولوی صاحب نے ایک دلیل عقلی کو تھوڑا سا چھیڑا ہے۔ اور دلیل کے تمامی جادی کو کھا گئے اور ڈکار تک نہ لیا اور نقل فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ ابن اللہ جو ازل سے موجود تھا ایک زمانہ میں انسان بھی بن گیا۔ اور اس کو اس کا تجسم کہتے ہیں۔ الغرض مولوی صاحب کی تقریظ بھی ایک عجیب ابلہ فریبی اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔ عقیدہ تو ایک رسالہ کی صورت میں منطبع ہوا۔ ولایت کو متروک کر دیا اور ریویو لکھ مارا۔ مولوی صاحب معاف فرماویں۔ حق پسندی سے یہ بعید ہے۔ اب ناظرین کے سامنے مولوی صاحب کے اعتراض مختصراً لکھ کر جواب ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اور اس تعارض کو اُٹھایا جاتا ہے جو کہ مقدس اتھاناسیس اور پادری ناسس ہاول صاحب دونوں کی عبادت واحدتی المفہوم پر کیا جاتا ہے۔ سوچیئے اور غور سے سنیئے۔ آپ ارقام فرماتے ہیں کہ تمام دنیا کے حکما اور علما سب تو اس بات پر متفق ہیں کہ مرکب بحیثیت مرکب حادث ہے۔ قدیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی ترکیب ہے۔ اس کے حدوث کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ مرکب کی ماہیت یہ مفہوم بتلا رہی ہے کہ جس وقت ترکیب شروع ہوئی ہے۔ اس سے پہلے مرکب کا وجود نہ تھا پس لازمی بات ہے کہ مسیح اپنی شخصیت میں حادث ہوگا کیونکہ خدا اور انسانیت سے مرکب ہے۔ علاوہ یہ بحث الگ ہے کہ واجب اور ممکن کی ترکیب ممکن ہے یا نہیں۔ پادری صاحب نے اس دعوے پر دو طرح کے دلائل دیئے ہیں عقلی اور نقلی۔ نقلی تو اپنی کتاب بائبل سے اور کسی قدر اسلامی کتابوں سے بائبلی صورت کی تفسیر یا تاویل کرنے کی ہمیں حاجت نہیں۔ کیونکہ بائبل اگر ایسی نہ ہوتی تو قرآن مجید اس پر مہیمناً و مصلح اور نگران ہو کر کیوں آتا۔ رہی وہ نقل جو اسلامی کتابوں سے ہے سو اس کی بابت ناظرین اتنا ہی کہہ سکتے ہیں جو اصل الاصول اسلام ہے۔ اس میں جب اس مسئلہ الوہیت مسیح اور تثلیث کے کھلے لفظوں میں تردید ملتی ہو تو دوسری کیونکر کوئی کتاب مثبت ہو سکتی ہے۔ تاہم ایک آدھی منقولی دلیل پادری صاحب کی ٹھکرا ناظرین کو دکھاتے ہیں کہ صاحب موصوف کہاں تک قصہ محال فرما رہے ہیں۔ لیکن اس نقلی دلیل سے پہلے ان کی ایک عقلی دلیل کا بیان کرنا ضروری ہے۔ جو یہ ہے۔

باقی آئندہ



جنگ ٹرکی و اٹلی

۱۲ اکتوبر تک

میں اپنے دیہاتی مسیحی بھائیوں ناظرین نور افشاں کی خاطر سے قدر جنگ اٹلی کا تذکرہ کرتا ہوں۔ کیونکہ صرف نور افشاں کے پڑھنے والوں کو کچھ پتہ نہیں لگتا۔ کہ کیا معاملہ ہے اور لڑائی کن میں ہے۔

افریقہ کے شمال میں ایک صوبہ ٹریپولی ہے جس کا طول ۱۱سو میل اور عرض ۸سو میل ہے۔ افریقہ میں صرف یہی ایک علاقہ ہے جو سلطان روم یعنے ٹرکی کے ماتحت یا ملکیت ہے۔ مصر بھی ایک طرح سے ماتحت ہے مگر خود مختار ہے۔ اور وہ انگریزوں کے زیر سایہ ہے ٹرکی مصر کے معاملہ میں کچھ چون وچرا نہیں کرسکتا۔ ٹریپولی کا علاقہ اٹلی کے جنوب میں ہے۔ بیچ میں صرف سمندر ہے۔ ایک زمانہ میں یہ کل علاقہ مسیحیوں کی حکومت میں تھا۔ لیکن آہی انتظام سے مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا اس صوبہ کا بڑا بندرگاہ طرابلس ہے چونکہ یہ اٹلی کے عین مقابل ہے۔ اٹلی مدت سے اسباب کے درپے ہے کہ طرابلس میں اُس کو خاطر خواہ حقوق دیے جاویں تاکہ کسی موقعہ پہ اگر ٹرکی طرابلس سے اٹلی پہ حملہ کرے تو وہ اُس سے بے فکر رہے۔ اٹلی نے صرف تجارتی حقوق مانگے۔ مگر ٹرکی نے لیت ولعل میں رکھا۔ یہ معاملہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پورٹ آرتھر پہ جاپان نے حملہ کیا۔ اگرچہ پورٹ آرتھر چین کے ماتحت تھا۔ مگر روس وہاں اپنے جنگی جہاز اور فوجیں جمع کرتا جاتا تھا۔ جو کہ پورٹ آرتھر چین جاپان کے نزدیک اور سامنے تھا اپنے بچاؤ کے واسطے جاپان کو حملہ کرنا پڑا۔ سو یہی اُس حالت میں ہے کہ روس نے جاپان کی بات نہ مانی یونہی اپنے ملک کو مسلمانوں کے دست برد سے محفوظ رکھنے کے واسطے اٹلی نے تجارتی حقوق مانگے۔

اور جب اُس نے نہ دیے۔ تو لاچار اٹلی نے ٹرکی کو ۲۴ گھنٹے کے جنگ کا نوٹس دیدیا۔ اور جب وہاں سے جواب نہ ملا۔ تو بعد ۲۴ گھنٹے کے طرابلس پہ حملہ کردیا۔ اٹلی نے ٹرکی کی ایک حملہ میں کئی تارپیڈو کشتیاں غرق کردیں۔ کئی ایک جہاز ضبط کئے۔ ایک جنگی جہاز گرفتار کرلیا جو سامان جنگ سے لدا تھا۔ سات سو مسلمان سپاہی قید کئے۔ اور اگرچہ مسلمانوں نے طرابلس سے گولہ باری کی۔ مگر ایک گولہ بھی اٹلی کے جہازوں تک نہیں پہونچا۔ اٹلی نے طرابلس پہ قبضہ کرلیا اور اٹلی کا جھنڈا قائم کرکے اپنا گورنر جنرل مقرر کرکے اٹلی کی حکومت قائم کردی اور آگے بڑھ رہے ہیں۔

مسلمان کہتے ہیں کہ ٹرکی بحری لڑائی میں کمزور ہے خشکی پہ جنگ ہوگی تو مسلمان ہاتھ دکھائیں گے چنانچہ ایک معرکہ خشکی پہ بھی ہوگیا۔ مسلمانوں نے اٹلی والوں پر شب خون مارا مگر اٹلی والوں کو خبر ہوگئی۔ اور ایسی باڑہ ماری کہ مسلمان اپنے زخمی اور مردے اور ہتھیار وغیرہ چھوڑ کر پاؤں سر پر رکھکر ایسے بھاگے کہ پیچھے پھر کر نہ دیکھا۔

ٹرکی کے سلطان نے سلاطین یورپ کو لکھا کہ اٹلی کو جنگ سے باز رکھے۔ یہ زبردستی ہے۔ مگر سب نے خشک جواب دیا کہ اس میں دست اندازی نہیں کرسکتے۔ تم جانو اور اٹلی جانے۔

ادہر ہندوستان کے مسلمانوں نے وہ شور مچایا ہے کہ توبہ۔ آنریبل سید امیر صاحب نے تو حد کردی۔ گورنمنٹ انگلشیہ کو تنبیہ کیا ہے کہ اگر وہ اٹلی کو جنگ سے باز نہ رکھیگا تو تمام مسلمان نہ معلوم کیا کچھ کرینگے۔ ہندوستان میں جگہ جگہ مسلمان ناراضگی کے جلسے کررہے ہیں۔ اور طرح طرح کے رزولیوشن پاس کرکے گورنمنٹ انگلشیہ کو بھیج رہے ہیں۔ اور مسیحیوں کو خصوصاً اٹلی کی مسیحی سلطنت کو وہ بے نقط سنا رہے ہیں جس سے اسلام کی اصلی طبیعت کا پتہ لگتا ہے۔

ابھی جنگ کا گھمسان تو ہوا نہیں۔ اگر اٹلی کی شرائط ٹرکی نے مان لی تو جنگ آج ہی ختم ہو جائیگا۔ ورنہ نہ معلوم اس کا طول کہاں تک ہو۔ جنگ کا مالک خدا ہے۔ اس کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت۔ نتیجہ خدا کو معلوم ہے۔ لیکن غصہ کی اس میں کیا بات ہے۔ رموز مملکت خویش خسرواں دانند آخر مسلمانوں کو اتنا تو سوچنا چاہئے کہ صدیوں سے وہ مسیحیوں کی سلطنت دبائے بیٹھے ہیں۔ ٹرکی کس کا ہے۔ یہ تمام ٹرکی کے گرجے صوفیہ کا گرجا جو آج مسجد بنی ہوئی ہے کس کی ملکیت ہیں؟ اگر خدا کی مرضی ہے کہ اب وہ مسیحیوں کو واپس دلاوے تو اس میں کسکا اجارہ ہے؟ غصہ اور گالیوں سے کیا بنتا ہے۔ پیسہ اخبار کو نہ معلوم کہاں سے ایسا غصہ ہے کہ کوئی شرافت کا لفظ مسیحیوں کے حق میں نہیں لکھ سکتا۔ حالانکہ مسیحیوں کے احسان قدیم سے محمدیوں کے سر پر ہیں۔ کربلا کے مصیبت زدوں کی رہائی یزید کے ہاتھ سے کس نے دلائی۔ یزید کے مسیحی وزیر اعظم نے آج ایران کی پارلیمنٹ کو سابق سلطان کے حملہ سے کس نے بچایا؟ مسیحی سپہ سالار نے جو آرمینین ہے اور ایران کی فوج کا کمانڈر ان چیف ہے مسیحی سلطنتوں کے آگے ناک رگڑنا کہ اٹلی کو باز رکھے بے فائدہ ہے۔ کیوں نہ ایران اور افغانستان سے مدد لی جاوے جو اسلامی سلطنتیں ہیں؟ ہمیں جنگ سے افسوس ہے نہ معلوم کس قدر خلق خدا کا کشت وخوں ہو؟ خدا جنگ کو بند کرے کوئی از غیبی گولہ جیسے کہ مسلمان دست بدعا ہیں گرایا جاوے تو ختم ہو جاوے بہرحال خدا سب کچھ بہتر جانتا ہے اُسکو معلوم ہے وہی اسکا انجام بخیر کریگا۔ راقم واعظ

سیالکوٹ کنونشن

خدا کا شکر ہو کہ ۱۹۱۱ء کی کنونشن بخیر و سلامتی برکت و فضل سے ختم ہوئی تین ہفتے سے میں منتظر رہا کہ کوئی صاحب کنونشن کے حالات لکھینگے۔ مگر نہ معلوم کیا وجہ کہ کسی صاحب نے قلم نہیں اُٹھایا۔ ایسے حالات لکھنے سے اُن لوگوں کو جو غیر حاضر ہوں وہ فائدہ حاصل ہو جو حاضر ہو کر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

کنونشن واقعی خدا کی طرف سے ہندوستان خصوصاً پنجاب کے واسطے برکت ہے اور آلہی فضل کا وسیلہ۔ اصل میں یہ بات ہے کہ چار قسم کی زمینیں ہیں۔ اچھی زمین ہی بارور ہوتی ہے۔ باقی تو واہیات ہیں۔ ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اچھے دل والے بھی ہیں اور کمزور دل والے بھی مگر اسی طرح سیراب ہوتے۔ ہل چلنے اور صاف ہونے سے وہ بھی بارور ہو سکتے ہیں۔

امسال کنونشن کے دونوں بزرگ مسٹر ہائیڈ اور مسٹر پیٹرسن غیر حاضر تھے۔ تقریباً سب نے اُن کی غیر حاضری محسوس کی۔ برکتیں خدا وسائل سے بھیجتا ہے۔ کبھی براہ راست دیتا ہے۔ لیکن ان بزرگوں کا ہونا ہی برکت ہے۔ رونق اچھی تھی۔ چنانچہ پہلے اتوار کی صبح کی میٹنگ میں ۱۲ سو سے کم آدمی نہ تھے۔ لوگ جم کے نہیں رہتے۔ آتے جاتے آتے جاتے رہتے ہیں۔

امسال میٹنگ کا مضمون روح القدس تھا۔ آلہی مضمون تھا۔ اسی کی مسیحیوں کو ضرورت ہے یہ حاصل ہو جاوے تو بیڑا پار ہے۔ اور ہندوستان فتح۔ روح القدس آلہی ذات ہے اس کو پانا ہر مسیحی کا فرض عین ہے۔

از خدا غیر از خدا چیزے مخواہ

اچھے اچھے وعظ اور لکچر ہوئے۔ لوگ بھر کے پیاسے تھے۔ ان کو روح القدس کے مٹکے بھر بھر کے پلاتے تھے۔ جس کو خدا نے توفیق دی اُنھوں نے روح القدس کی مدد سے پیاسوں کو سیراب کیا۔ روح القدس کے متوالوں کو بغیر روح القدس کے سیری اور نشہ کیا ہو سکتا تھا؟ مگر نہ معلوم کہ ہمارے بھائیوں میں بیہودیت کا اس قدر کیوں زور ہے۔ کہ وہ نان بقا اور آب حیات کو چھوڑ کر ٹھیاں اور سٹرا باسی لوگوں کے آگے ڈالتے ہیں۔ وہ نئی مے پُرانی مشکوں میں بھرتے ہیں۔ مثال کے طور پر لیجئے۔ ایک دن پادری گنڈامل صاحب نے وہ کی کے مضمون پر پورے دو گھنٹے سر کھپائی کی۔ اس قدر خرافات کہ دیسی تو دیسی پردیسی بھی اُٹھ کے چلے گئے۔ اور روح کے متوالے بھائی زبانِ حال سے یہ کہتے ہوئے اُٹھ اُٹھ گئے۔

ایسی ہلکی اور اے پیرِ مغاں مجھ مست کو
مے پلائی یا پلایا تو نے ہے پانی مجھے

اس قدر بیہودیت پر کیوں زور دیا جاتا ہے۔ یہ کوئی پریسبٹری یا سٹڈ تو نہ تھی۔ ایک وہ کی پر اسقدر زور ہمیں وہ کی کی ایک آیت تو پادری صاحب انجیل شریف میں سے نکالکر دکھادیں۔ ایک وہ کی کو کیوں سوتھنی کی گانٹھ کی طرح گرہ میں باندھے پھرتے ہو۔ نیم شقال بھی تو ہے جز یہ بھی ہے۔ قربانیوں کا حصہ بھی ہے۔ یہ صرف اس واسطے ہے کہ سلف سپورٹ کا پیٹ بھرے۔ میرے عزیز روح القدس کی بھرپوری کلیسیا میں ہووے آپ جیسے ہزاروں لاکھوں بغیر وہ کی کے پیٹ بھر کر کھائیں گے۔

ایسے جلسے محبت اور پیم سے بارور ہوتے ہیں۔ طعنہ زنی چرچ کے پلپٹوں پر ہونی چاہیے۔ کنونشن گرجا نہیں ہے۔ کنونشن پریسبٹری نہیں ہے۔ کنونشن سشن نہیں ہے۔ بھائی بہنوں کی کمزوریوں سے چشم پوشی کرنی چاہیے۔ اُن کی خوبیوں پر نظر ڈالنی چاہیے۔

پادری طالب الدین۔ مسز گلفرڈ۔ مسٹر گلفرڈ۔ پادری لبھو مل۔ پادری احسان اللہ صاحب کے کیسے پُر جوش اعلےٰ روحانی لکچر تھے۔ جن سے لوگ محظوظ و مستفید ہوئے افسوس ہے کہ بعض میٹنگوں میں جو الگ الگ ہوتی تھیں۔ بعض استادوں نے طعنوں کے ایسے نشتر مارے کہ بہتوں کو بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔ ایک عورتوں کی میٹنگ میں ایک استانی نے کہا کہ کیا وجہ ہے۔ کہ ہندو مسلمان عورتیں عیسائی نہیں ہوتیں۔ خود ہی جواب دیا۔ کہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ خیال کرتی ہیں کہ دیسی مسیحی عورتیں فاحشہ بازاری عورتیں ہیں۔ اُن کا لباس کسبیوں کا سا ہے۔ باریک ململ کے دوپٹے اوڑھنا اور بال گوندھنا وغیرہ۔ کیسا بیہودہ اور گندہ خیال ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کہاں تک سچائی ہے۔ اگر وہ بہن امرتسر لاہور جیسے شہروں میں چندے رہے تو اُس کو معلوم ہوگا کہ ہندو مسلمان عورتیں آجکل کس قدر فیشنیبل ہیں۔ عام طور پر شریف ہندو عورتیں اکثر ململ کے دوپٹہ اوڑھ کر سیر کو نکلتی ہیں اور فیشن کے مطابق لباس پہنتی ہیں۔ اُن کو کوئی فاحشہ نہیں کہتا۔ غریب عیسائی عورتیں ذرا باریک دوپٹہ پہنکر فاحشہ بنجاتی ہیں! مسلمان اور ہندو عورتیں اب تو بالکل مسیحی عورتوں کی طرح لباس پہننے لگ گئی ہیں۔ ہمارے گھر سے کئی بار ہندو اور محمدی عورتیں جو اعلیٰ شریف ہیں دو تین زنانہ کپڑوں کے نمونے لیگئیں اور اس کے مطابق سلوائے اور پہنے اور ان کے خاوندوں نے خوشی سے ایسا کیا۔ اور بعض شام کو خاوندوں کے ساتھ سیر کو نکلتی ہیں۔ کوئی اُن کو طعنہ نہیں دیتا۔ ہم غریب مسیحی سب کے طعنوں کے واسطے مقرر ہو چکے ہیں کہ پرائے تو پرائے اپنے بھی بُرا کہیں۔ شرم کی بات ہے۔ ایسی واہیات طعنہ زنی

کرکے دلوں کو توڑنا - اب اگر تیرے کونسا - یہ بھی اُنکی شرافت ہے کہ ایسے طعنے سنکر خاموش رہتی ہیں - امید ہے کہ آئندہ ایسے کوتہ بیں تنگ خیال کے اُستاد و استادنیاں نہ مقرر کی جائیں گی -

افسوس ہے کہ پیارا بھائی منشی نبی بخش کھانے کا منتظم ہم کو چھوڑ کر آسمان کو چلا گیا - شکر ہے - کہ کھانیکا انتظام اچھا رہا - کوئی شکایت نہیں سنی - لوگ انتظام کے مشکور تھے - بڑے بڑے تنبو میں ایک ہی جگہ سب کا کھانا تھا - نیت کے لحاظ سے درجہ الگ الگ تھے - مینگ کے واسطے نیا بڑا تنبو لگایا گیا تھا -

امید ہے کہ کوئی بھائی مفصل حال کنونشن کا نور افشاں کے ذریعہ شائع کرینگے - تاکہ سب کو فائدہ ہو -

اس موقعہ پر پسرور کے مشنری پادری برانڈن صاحب کا ہیضہ سے انتقال ہوگیا - جو اُن کو گلر شاہ کے میلہ سے لگا - وہاں منادی کے واسطے گئے ہوئے تھے خدا اس کے عزیزونکو صبر عنایت فرماوے -

راقم

صلیب کا خادم - و - ک - ا

سیالکوٹ کنونشن

گذشتہ سے پیوستہ

دعا کے متعلق وے بہت کچھ بیان کرتے رہے کہ کون شخص دعا مانگ سکتا ہے - اور ہماری دعائیں کس طرح کی ہونی چاہئیں - اُن کی مدد مینٹر کے ایام میں پادری ملو چند صاحب جی کرتے رہے - مقدسونکی دعائیں بخور دان میں پہونچیں اور وہ فرشتہ جو دعاؤنکو باپ تک پہونچاتا ہے یعنی ہمارا سفارشی خداوند یسوع مسیح جو رات دن باپ کے داہنے کھڑا رہتا ہے - اس نے اس خدمت کو دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ انجام دیا - اور اس کا نتیجہ کنونشن کے ایام میں ہم کو نظر آیا - چنانچہ جب پہلا پیغام رساں پادری آرچ ڈیکن احسان اللہ صاحب ہمارے روبرو پیغام دے کر آئے تو ہم کو معلوم ہوا کہ خدا اُن کو مجبور کر رہا ہے کہ وے توبہ کے اوپر یوحنا بپتسمہ دینے والے کی طرح چلا کر منادی کریں - حاضرین اس پیغام سے ہلائے گئے - ہم کو معلوم ہوا کہ خداوند مسیح ہمارے نزدیک اپنے نورانی اور جلالی چہرے کو چمکانے کے لئے آ حاضر ہوا ہے پادری آرچ ڈیکن صاحب کے شاید چار پیغام ہر شام کو جماعت کے روبرو باقاعدہ پیش ہوتے رہے - جن کے ذریعہ وہ روحیں جو شیطان کی غلامی میں اب تک تھیں - گویا جنکا نام زندگی کی کتاب میں پایا نہ جاتا تھا ہوشیار کی گئیں - وے لوگ جو اندھیرے اور گناہ کی وادی میں تھے - اُن کے دلوں کی ویران جگہوں میں نور چمکا اور اُن کو اُن کی مردہ حالت نظر آئی اور وے توبہ کے لئے تیار ہوئے - کاشکہ کنونشن کمیٹی اس وقت پادری صاحب موصوف کو پیرا موقعہ اس بڑے تنبو میں مچھلی پکڑنیکا دیتی - اور وے آزادگی کے ساتھ پکڑ سکتے - پیغام کے بعد دعا اور تعریف کے گیت سے اجلاس بالکل بند ہو جایا کرتا تھا - کسی کو بولنے کا موقعہ اور دعا کرنیکا موقعہ سوائے اُن کے جنکو مقرر کیا جاتا تھا نہ ملتا تھا پادری لیجوئل صاحب خداوند مسیح اُن کی روحانی قوت کو اور زیادہ بڑھا دے - اور اُن کے گلے کی بیماری کو دور کرے - اور اُن کو کلام کے کھولنے اور اس کے سیر کرنے کی قوت بہت زیادہ عطا فرماوے - اور میری قلم میں طاقت کہاں کہ میں اُنکے اس پیغام کی صحت نور افشاں کے ذریعہ پنجاب اور ہندوستان میں پہونچا سکوں جو کہ وے کلام اور روح القدس کے اوپر مسلسل چار یا پانچ دن تک دیتے رہے - انہوں نے ثابت کیا کہ کلام اور روح القدس لازم ملزوم ہیں گویا یہ ملکر خدمت کرتے ہیں - باقی دارشتہ -

---

شعر و سُخن

مسیح کا مصلوب ہونا

از حکیم میر کریم الدین برق مینیجر برقی شفاخانہ لنگاہ ضلع جہلم

نہیں وہ مرا جو خدا میں جیا ہے -
مگر قصہ مصلوب کا بھی سُنا ہے؟

صلیب اپنی وہ خود اُٹھا لیگیا ہے
اور گلگتا کو بھی خوشی سے چلا ہے

گئے بٹ لباس اور قرعہ پڑا ہے -
اسی میں جو لکھا تھا پورا ہوا ہے -

نہیں نانگ توڑی گئیں اس کی واں پر
مگر ساتھیوں کی یہی بس لکھا ہے -

اُتاری گئیں لاش تب اُس کو دیکھا -
سپاہی نے برچھے سے چھید اکیا ہے -

ہوا خون اور پانی جاری وہاں پر
یہ بیٹے کا کل راز ظاہر ہوا ہے -

گیا تیسرے دن فلک پر پیدا
اور مریم مگدلینی کو بھی ملا ہے -

صلیب اس کی تم بھی اُٹھاؤ عزیزو
گناہوں سے بچنے کی اچھی دوا ہے

مبارک ہے توما کا ایمان لانا -
جو بن دیکھے ایمان لاوے بجا ہے

رکھو یاد اے برق یہ ساری باتیں
کتاب مقدس میں یہ تذکرا ہے -



مضامین

پاکیزگی

کوئی شخص ایک مسیحی سے سوال کرتا ہے کہ کیا تم خدا کے فرزند ہو۔ مسیحی کہتا ہے کہ ہاں میں خدا کا فرزند ہوں۔ اور یہ بات ہم پر اس وقت سے نکلی ہے جبکہ بیٹے (مسیح) نے باپ (خدا) کو ہم پر ظاہر کر دیا ہے۔ بیشک ہم جو مسیحی ہیں خداوند کے فرزند ہیں۔ لیکن دنیا کے لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم بھی خدا کے فرزند ہیں۔ مگر ثبوت اُن کے پاس کچھ نہیں اُن کے کسی پیغمبر یا نبی نے خدا کو باپ کی صورت میں اُن پر ظاہر نہیں کیا۔ لیکن ہر ایک مسیحی خدا کا فرزند ہے۔ اور جب ہم خدا کے فرزند ہیں تو ضرور ہے کہ ہم پاکیزہ ہوں جو مسیحی اپنے آپ کو خدا کا فرزند جانتا ہے۔ اسے اسبات کی کوشش کرنی ضرور ہے کہ پاکیزہ بنے۔ کیونکہ ہمارا باپ (خدا) خود پاکیزہ ہے۔ اگر ہم اپنے کو خدا کے فرزند کہتے ہیں اور ہمارے فعل برے ہیں۔ تو ضرور دنیا کے لوگ ہمیں ہمارے پھلوں سے پہچان لیں گے اور ہمارا یہ دعویٰ فرزندیت زبانی جمع خرچ ٹھہرے گا۔

پاکیزگی کا مطلب۔ یہاں پر اس پاکیزگی سے مراد دنیا سے علیحدگی اور خداوند کی خدمت میں لگے رہنا۔ یا دوسرے معنوں میں ہمیں مقدس ہونا ہے۔ پس ایسا شخص جو پاکیزگی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ضرور ہے کہ وہ نفسانی خواہشوں (بدزبانی۔ بری نیت۔ لالچ۔ چغلخوری۔ غیبت اور اور برائیوں سے اپنے آپکو محفوظ رکھے۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

مصر کے عجیب وغریب مینار (زمانہ قدیم کے سات

عجائبات میں سے یہ بھی ایک ہے اور ان میں سے اکیلی ہی اب تک باقی ہے۔ ورنہ باقی چھ عجائبات معدوم ہو چکے ہیں مصر میں تین مختلف مقامات میں یہ مخروطی مینار موجود ہیں جو تعداد میں کل ۳۰ ہیں۔ لیکن اُن میں سے بڑا مینار معہ کئی چھوٹے میناروں اور سفنکس کے کہ جس کو عرب ابوالہول کہتے ہیں جو قاہرہ سے ۸-۱۰ میل مسافت پر واقعہ ہے۔ وہ عظمت اور ہول جو اس دنیا کے سب سے بڑی تعمیر کے دامن میں کھڑے ہونے سے دیکھنے والوں کی آنکھوں میں پیدا ہوتے ہیں کوئی قلم اُن کا صحیح نقشہ پیش نہیں کر سکتی۔ شہر مصر سے ۸-۱۰ میل کے فاصلہ پر دریائے نیل کی دائیں جانب ایک بلندی پر یہ مخروطی مینار واقعہ ہیں۔ بڑے مینار کی بلندی (۴۸۶) فیٹ یعنے دہلی کی قطب صاحب کی لاٹ سے دو چند اور ایک ضلع کا طول ۷۶۰ فٹ ہے۔ کل رقبہ زیر آمد (۵۳۸۵۰،۴) مربع فٹ کل پتھر کی مقدار پانچ ملین ٹن اور کل چنائی کی مقدار ۸۹ ملین مکعب فٹ ہے۔ مینار کے نقطہ سے اس تعمیر کی شکل کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ بڑا مینار ایک مربع قطعہ اراضی پر تعمیر ہے۔ جس کا ہر ضلع (۷۶۵) فٹ ہے جو بہت بڑے پتھر کی چٹانوں سے تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ چٹان تخمیناً ڈیڑھ گز لمبے اور ایک گز سے زیادہ چوڑے اور اُونچے ہیں۔ جو ان میناروں میں اینٹوں کا کام دیتے ہیں۔ ہر تہ کی اوپر کی تہ ایسا ایک ایک چٹان خالی چھوڑ کر کسی گئی ہو۔ ایسے طور پر کہ ہر چوٹی تہ چٹانوں کی ایک کھائی کی مانند ہے گویا اونچی سیڑھی اور چڑھنے کیلئے بن گئی ہے۔ اور اس طریق تعمیر سے مینار گویا بنا ہوا چوٹی پر ایک پتھر پر جا ختم ہوا ہے اور ُاسکی ہر طرف سیڑھیاں سی لگی ہیں پتھروں سے مینار تیار ہوئے ہیں۔ اتنے بڑے ہیں کہ دیکھنے والے کو تعجب پیدا ہوتا ہے کہ یا تو اس زمانہ کہ جس میں یہ تعمیر ہوئے تھے فن جر ثقیل آجکل سے بہت زیادہ ترقی پر ہوگا۔ کیونکہ سینکڑوں میل کی مسافت سے یہ پتھر یہاں لائے گئے ہیں۔ اور پھر اتنی بلندی تک اُن کو چڑھایا گیا ہے۔ یہ انسانوں کا کام نہیں بلکہ جنات کا کام ہے۔

یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ ستاروں کے ایسے اقتران کے وقت تعمیر ہوئے تھے۔ جس کو کئی ہزار برس گذرتے ہیں اور جنات نے اُن کو تعمیر کیا ہوگا یہ خیالات ان میناروں کے اہرام بنانے کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں ہرم بہت بڑے کو کہتے ہیں کہ جس کی جمع اہرام ہے۔

ایک مینار گرانیکا خرچ۔ ان میناروں میں جو سب سے چھوٹا ہے اور اوپر سے اُس کا پلستر خراب ہوا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی کیفیت مورخ یہ بیان کرتے ہیں۔ ۵۹۳ھ میں ملک العزیز بن سلطان صلاح الدین نے بعض احمق مشیروں کی تحریک سے اُسے گرانا چاہا تھا چنانچہ بہت سے سنگتراش اور مزدور اس کام پر لگا دیے اور آٹھ مہینہ تک سرگرمی سے اُسے گرانے کی کوشش رہی جس پر ہزاروں روپے خرچ ہو گئے مگر سوائے کچھ پلستر خراب کرنے کے کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ایک قدیم مصری بادشاہ کا قصہ مذکور ہے کہ اس نے اندازہ لگایا تھا کہ اگر میں اپنا خزانہ کل ان میناروں میں سے ایک مینار کے گرانے میں صرف کردوں تو مینار کا بہت چھوٹا سا حصہ گرایا جا سکیگا۔ یہ مصری مینار ایسے عجائبات عالم ہیں کہ جن کی تھوڑی سی کیفیت درج کی گئی ہے۔

میناروں کی سیر

قاہرہ کے جدید یورپین حصہ کے قریب دریائے نیل پر پل بنایا گیا ہے۔ جسے قصر النیل کہتے ہیں۔ اور پل کے دوسری طرف موضع آنجرہ واقعہ ہے کہ جہاں مصر کا آثار قدیم کا نامور عجائب خانہ ہے کہ جس کی کیفیت اوپر بیان ہو چکی ہے۔ یہاں سے ایک خوش وضع برقی ٹریموے کے ذریعہ سے آدھ گھنٹہ میں ان میناروں کے دامن میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں جو لوگ میناروں کے اوپر چڑھنا چاہتے ہیں دو شلنگ دیکر ٹکٹ خریدتے ہیں اور جو صرف ہر وقت بیسیوں یورپین دنیا کے ہر حصے سے اہرام کے دیکھنے کے لئے یہاں موجود رہتے ہیں۔

ہر ایک شخص ٹکٹ لینے والے کو ایک عرب شیخ ایک ایک شخص کو جو عرب ہے متعین کر دیتا ہے۔ اگر وہ شخص مینار کے اوپر چڑھنا چاہے تو شخص اسے ان بڑی سیڑھیوں پر کھینچتا ہوا چوٹی تک لے جاتا ہے۔ ہر سیڑھی کی بلندی تمہاری کمر یا پیٹ تک پہنچتی ہے۔ اس لئے ناواقف شخص کا تنہا مینار پر چڑھ جانا سخت مشکل ہے۔ کمزور شخصوں۔ بڈھوں اور یورپین عورتوں کو دو دو عرب کھینچکر چڑھاتے ہیں۔ اگر اوپر چڑھتے ہوئے تم نے ذرا بھی زمین کی طرف دھیان کیا تو تمہارا سر چکرا جاتا ہے اور تمہیں خوف دامنگیر ہو جاتا ہے کہ اگر یہاں سے پاؤں پھسل جاوے تو کسی طرح بھی زندگی بلکہ جسم کا سلامت رہنا ممکن نہیں۔ تاہم ہر روز سینکڑوں مرد عورت یورپین عربوں کی مدد سے بڑے مینار پر چڑھتے ہیں۔ بعض لوگ اندر بھی گھستے ہیں۔ اندر جانے کا راستہ بہت مشکل ہے کہ جسے عرب مشعلیں لے کر دکھلاتے ہیں۔

ابوالہول

اس بڑے مینار سے ۴ سو گز کے قریب سفنکس یعنے ابوالہول کا عظیم الشان بت ہے۔ جو ایک ہی پتھر کی چٹان سے تراشا ہوا ہے۔ نیچے کا دھڑ شیر کا اور سر عورت کا ہے جو قدیم اہل مصر کے نزدیک طاقت اور عقل کی علامت تھی۔ اگلی ٹانگیں ۵۰ فٹ لمبی ہیں۔ سر کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ابرو سے ٹھوڑی تک ۳۰ فٹ اور سر کی چوڑائی ۱۴ فٹ ہے۔ اس عجیب و غریب بت میں یہ حیرت ناک بات ہے کہ اس کی آنکھوں سے حیرت برستی ہے۔ اور اس کے اعضا میں اس قدر شدت کا تناسب قائم رکھا گیا ہے کہ اس میں کوئی نقص نکالنا ممکن نہیں۔ مگر اب سفنکس کی ناک اور منہ کچھ خراب ہو گیا ہے۔ یہ ایک سلطان نے بت کی شان خراب کرنے کیواسطے تڑوا دیا تھا۔ یہ عظیم بت دراز زمانہ کی وجہ سے ریگ میں دب گیا تھا۔ کیونکہ جہاں یہ واقعہ ہے وہاں چاروں طرف ریگستان ہے۔ لیکن اب ریگ کو چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا ہٹا کر اس کو نکالا گیا ہے۔ اُس کے قریب زمین کے اندر ایک مندر دکھایا ہے جس میں سبز اور سیاہ پتھر کی اتنی لمبی چٹانیں استعمال کی گئیں تھیں۔ ایک چٹان کا طول سات گز لمبا اندازہ کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اسی قسم کے مندر ہر مینار کے ساتھ بنے ہوئے تھے۔ جن میں اُس زمانہ میں ان بادشاہوں کی لاشوں کی پرستش ہوتی تھی جو میناروں کی تہوں میں دفن تھے۔ کیونکہ وہ لوگ بادشاہوں کی لاشوں میں صفات الوہیت کے قائل تھے۔ دریائے نیل کے اس کنارے پر لق و دق ریگستان میں ان عظیم الشان اہرام اور ابوالہول کے دور سے دیکھنے سے عجیب دلچسپ نظارہ پیدا ہوتا ہے۔ اور آنکھوں کے سامنے وہ تمام بوقلموں نظارے پھر جاتے ہیں جو اس لمبے زمانہ میں ان قدیم میناروں پر گزر چکے ہیں۔

(شانتی)

ایک سادھو پر پندرہ مقدمے

ہمارے ملک کے جو لوگ آنکھ بند کرکے آجکل کے بعض ننگ اور جعلی سادھوؤں کی پرستش کرتے ہیں اُن کو ایک سادھو کی کیفیت مندرجہ ذیل سطور میں ملاحظہ فرمانا چاہئے۔

لکھنؤ سے ایک سادھو سنت داس ایک دوسرے سادھو کے ساتھ سیتاپور گیا۔ راستے میں اُس نے اُس کو دھتورہ پلا کر کل مال و اسباب چھین لیا۔ دوسرا سادھو اُس کی تلاش میں مشغول تھا۔ اتفاقاً ایک روز جوکہ میں دونوں سادھوؤں میں ملاقات ہوگئی اور دوسرا سادھو اس کو کوتوالی میں لیگیا تو راے بہادر سردار مل سنگھ کوتوال نے اُس کی تفتیش شروع کی دوران تفتیش میں معلوم ہوا کہ سادھو نہیں بلکہ عیار ہے۔ یہ کیا کارروائی کیا کرتا تھا کہ تازہ میوہ جات خریدکر اس کو دھتورہ کے بیج ملا دیتا تھا۔ سیدھے سادے لوگوں کو یہ پھل بطور پرشاد دیئے جاتے تھے۔ اور جب وہ کھا جاتے تو عالم بیہوشی طاری ہو جاتا تھا۔ اور سادھو مال و اسباب لے کر راہ فرار اختیار کرتا تھا۔ اس طریقے سے اُس نے ضلع لکھنؤ میں چار اور سیتاپور اور ہردوار وغیرہ مقامات میں ۱۱ آدمیوں کا شکار کیا اور دفعہ ۳ کے متعلق تین جرموں کا اس نے اقبال کیا ہے اور باقی مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ سادھو کی عمر صرف ستارہ اٹھارہ برس کی ہے۔ دیکھنے میں نہایت سیدھا سادا معلوم ہوتا ہے۔ سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ کی عدالت میں سادھو کا ابتدائی بیان ہو چکا ہے۔ (م)

ولایت میں شہنشاہ فرانسیز جوزف نے اپنا اکاسیواں دن جنم منایا ہے جس پر تمام یورپ کے سلاطین نے مبارکباد کی تاریں بھیجی ہیں۔

کیلیفورنیا میں گھاس کاٹنے کی کلیں ایجاد ہوئی ہیں۔ جو بہت جلد گھاس کر کاٹتی ہیں۔

گلدستہ اخبار

لبرٹی نام فرنچ جنگی جہازوں کے ملاحوں کی ۱۲۸ لاشیں ۴۳ توپ گاڑیوں پر رکھ کر دفن ہوگئیں۔

جنازہ قومی توپوں نے سلامی دی فرنچ پریسیڈنٹ اور برٹش افسران نے بھی اوداع میں حصہ لیا۔

اٹلی نے برٹش اخبارات کو یاد دلایا ہے کہ جنگ یورپ میں صرف اٹلی برٹش کا دل سے طرفدار تھا۔

نیز لکھا کہ اٹلی کی کوشش سچی تہذیب و شائستگی ہے برٹش گورنمنٹ اس وصل کی پہلے سے قائل ہے۔

لنڈن گزٹ میں اعلان کیا گیا کہ اٹلی کی لڑائی میں برٹش گورنمنٹ کچھ دخل نہیں دیگی۔

کوہستان بلقان میں کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرینگے ورنہ یورپین طاقتیں دخل دیکر روک دیگی۔

شاہ اٹلی نے بیان کیا کہ ان کا منشا یہ ہے کہ ثابت کیا جاوے کہ آپ کی بحری طاقت کیسی زبردست ہے۔

پریویزہ کے قلعہ جات گولہ باری سے تباہ کئے گئے اور کسی سوا اٹالین فوج وہاں اتاری گئی ہے۔

اٹلی نے اعلان کیا کہ وہ یورپین ٹرکی میں چھیڑ چھاڑ نہیں کریگا۔ صرف ٹریپولی سے واسطہ ہے۔

اٹلی تیار ہے کہ قبضہ ٹریپولی کے لئے ٹرکی کو معاوضہ دے اڑھائی ملین پونڈ دینے کو تیار ہیں۔

ساحل البانیہ پر اٹالین کی شرارتیں ناراضی آسٹریا کا باعث ہیں۔ جس نے اٹلی کو متنبہ کردیا ہے ٹرکی نے غیر طاقتوں سے تو اترا اپلیں کی نتیجہ سوائے مہربانی کے خیالات بظاہر کچھ نہیں ہے۔

اٹلی کے جنگی جہازوں ۱۴ کو درکو بھی ٹریپولی پر گولہ باری جاری رکھی۔ ترک ہٹ گئے ہیں

ترکوں نے گولہ باری کی تاب نہ لا کر قلعے چھوڑ دیئے۔ اب اندرون شہر قلعے بندی کر رہے ہیں۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ شمالی ڈارڈونلز میں سمندر کی جانب بھاری توپوں کے فیروں کی آوازیں آرہی ہیں۔ یہ آوازیں درمیان دیدیا گاچ و خلیج سار و آ کے سنائی دیتی ہیں۔ لیکن معلوم نہیں کہ اسکا راز کیا ہے۔

جنگ ٹریپولی کے متعلق ٹرکی کی ہمدردی میں جلسہ مسلمانان کاشتن میں کیا گیا۔ بصدارت لارڈ ہیڈنگٹن تھا اس جلسہ میں آنریبل امیر علی صاحب کی چٹھی سنائی گئی جس میں اٹالین کی زبردستی پر افسوس۔

ٹریپولی پر اٹالین کی گولہ باری بالفعل بیکار دشمنی بزرگوں کی توپوں کے گولے رستے میں بھی بیکار نکلے۔

ان کی مار اٹلی کے جہازوں تک نہ پہنچ سکتی تھی بحری فوج کا ایک حصہ ٹریپولی پر اترنا چاہتا ہے۔

درجنوں اخبارات کے رپورٹر ٹیونس و مالٹا میں جمع ہیں۔ ان کو جانے کی اجازت نہیں کہ لڑائی دیکھیں۔

اٹالین جنگی جہاز بندر ٹریپولی میں گھس گئے۔ دو افسر معہ فوج کے ساحل پر اترے۔ بیرونی توپ خانے مسمار و خالی پائے۔ صرف گھاٹ پر مقتولوں کی لاشیں تھیں۔ اندرونی قلعہ بندی کی باقاعدہ ہنوز بچے ہیں۔ اور اگر اب بھی حوالہ کرکے آن نہ مانگیے تو مزید گولہ باری میں بھی دریغ نہیں کرینگے۔ بے بسی پر ترس آتا ہے شان خدا

ٹریپولی کے قلعہ سلطانیہ پر اٹالین جھنڈا نصب کیا گیا جمعرات دوپہر کو تھا معاملہ فیصل شد۔

اٹلی میں جنگ کا جوش ہر آن ترقی پر ہے ساحل ٹریپولی کی قلعہ بندیاں مسمار و منہدم پڑی ہیں۔

کر یسچونہ کے لبرل بشپ نے جنگ پر خوشی کا اعلان کیا وہ اس لڑائی کی ضرورت کو بزور مانتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ شائستگی کی برتری کے لئے ٹرکی کا کچلنا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

سلطان المعظم نے حکم دیا مساجد میں پیغمبر صلعم سے مدد کی دعائیں مانگیں اور تجارت اٹلی بائیکاٹ کی جاوے۔

فتح ٹریپولی میں ... سو ترک قتل کئے گئے اٹلی کے اسپاہی چھ زخمی تھے۔ نقصان گولہ باری قلیل تھا مسلمانوں کی جرات دشمنی مقابلہ کرتے۔ اللہ سے دعائیں کیں کہ گولہ باری رک جاوے۔ جرمن پیغام ہے۔

اٹالین پریس فتح ٹریپولی پر بشاش ہے کہ مدت مدید کی امنگیں پوری ہوئیں۔ فوجیں داخل ہو رہی ہیں۔

عرب آبادی نے اطاعت کی۔ امان چاہی کہ مزید تباہی نہ کیجاوے۔ گولہ باری کی برداشت کی طاقت نہیں ہے۔

ترکی فوجیں شہر چھوڑ کر بھاگ گئی۔ اٹالین امیر البحر لیریاڈو لو گورنر ٹریپولی مقرر کیا گیا۔

فرانس و جرمنی میں معاہدہ طے پایا۔ مراکو میں فرانس کو کامل اختیار انتظامی دیا گیا ہے۔

حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کو بہت افسوس ہے کہ ہندو مسلمان آبادی کے اخباروں اور لیڈروں کو باہم مصالحت کرنے کی صلاح دی گئی تھی۔ اسکا نتیجہ خواہ نہیں نکلا گورنمنٹ کو مجبوراً اس قسم کی شورش کا نوٹس لینا پڑیگا۔ یہ روش چھیڑ چھاڑ کی بجو انتظام کے ناگوار ہے

ضرورت

ایس۔ پی۔ جی مشن جموں کے دیہاتی کام کے لئے ایک مسیحی مناد کی ضرورت ہے۔ سائل معہ سفارش عمدہ درخواست کرے۔ چرچ آف انگلینڈ کے ممبر کو ترجیح دیجائے گی۔ فیصلہ تنخواہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

المشتہر۔ یعقوب مسیح مشنری انچارج جموں

کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فائدہ مند ہیں

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے
کیونکہ انکے مطالعے سے ہر گھر کیلئے امداد مل سکتی ہے

۱-رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر+
۲-تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر/۶ر+
۳- دولت لازوال اُردو ۳ر/۸ر رومن اُردو ۸ر+
۴- عزّت بےمثال اُردو ۳ر/۵ر/۸ر رومن اُردو ۸ر+
۵- سورج پرکاش ۴ر/۶ر/۱۲ر رومن اُردو ۸ر+
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲ر+
۷- چندر لیلا اُردو ۲ر/۶ر گورمکھی ۶ر+
۸- حالات جاپان اُردو ۳ر/۸ر+
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳ر/۶ر+
۱۰- سمیر وائے اُردو ۶ر/۱۰ر+
۱۱- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ+
۱۲- خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا - ؎+ بڑے حروف عہ - چھوٹے حروف ۸ر

سلسلہ اصلاح اُردو

۱-اصلاح زراعت ۱ر+
۲-اصلاح حفظان صحت ۱ر+
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر+
۴-اصلاح تمدّن ۵ر+
۵- اصلاح اخلاق ۴ر+
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر+
۷- بچّوں کی پرورش ۱ر+
۸-شادی کی بابت خیالات ۱ر+
۹- سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل - مسیح کی تعلیم - حیات مسیح - یسوع مسیح کی موت - مسیح دین اور اخلاق - پاسٹرشی - مسیح کا نمونہ عزت بےمثال تلاش حق - جاپان کے حالات +

یہہ کتابیں اِکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ار فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۵ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہو۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ٹرینگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہو یعنے پاک کلام کی پوری تفتیش ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول اسکا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں اِن کا رواج ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست بہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی بھیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

ڈاکٹر صاحب کو گولی بکھار سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گڑبڑ کچھ نہیں ہوگی تو یہ معمول تماشے اور کھانے پینے میں کچھ پرہیز نہیں ہوگا۔ یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل بیچتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر [illegible] کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولی کی ڈبیہ ۸ر ایک سے بچے ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ ۵ر +

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد خطہ میں پہاڑ ہوجاتا ہو یہ دوا لحظہ میں اس کو بانی کردیتا ہو۔ درد ریاح جیسے ٹیس چیک ٹپک رگوں میں ابھرنی کھنچی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہو۔ درد وغیرہ نصف تک ہو۔ دور ہو جاتا ہو اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہو۔ قیمت ۱۲ شیشیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ر +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۱ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

مشاہرہ:۔ خرچ خوراک سے فیس جماعت فی ماہ ۵ر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں تو ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد نول وکریم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا للعہ سے ما عہ گرد نول للعہ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اور برسوں میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہو۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک

ہندوستان وپنجاب

غیر ممالک سے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	سو عہ	للعہ
پورا کالم	سو عہ	صے	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +